۱۷/۱۲/۳۰ھ
۲۵ ——— ھ
۹۱/۳۹۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسائل ذیل میں۔

(۱) ہمارے محلے میں ایک شخص کہتا ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کا یہ کہنا کہ مال و دولت مقدر سے اور دین محنت سے ملتا ہے یہ غلط ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں مقدر سے ملتی ہیں مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دین کی طلب نہیں کی بلکہ وہ تو نعوذ باللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے نکلے تھے۔ آپ واضح فرمائیں کہ دین و مال محنت سے آتے ہیں یا مقدر سے؟

(۲) اس آدمی نے کہا کہ جماعت والے کہتے ہیں کہ دین محنت سے آتا ہے یہ غلط ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب، ابولہب وغیرہ پر بہت محنت کی لیکن انہوں نے ایمان قبول نہ کیا۔ پتہ چلا کہ دین مقدر سے آتا ہے۔

(3) بہت سے تبلیغی ساتھیوں سے سنا ہے کہ روزی اللہ کے ذمے ہے محنت سے روزی کا کوئی تعلق نہیں۔ مثال کے طور پر حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کوئی محنت نہیں کی اللہ رب العزت نے بغیر محنت کے بے موسم پھل کھلائے۔
بنی اسرائیل نے کوئی محنت نہیں کی اللہ نے چالیس سال من و سلویٰ کھلایا۔
نیز پرندے کوئی محنت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو بھی کھلاتے ہیں۔
وہ کہتے ہیں کہ جس جگہ جان نکالنے والا فرشتہ پہنچ سکتا ہے اس جگہ روزی دینے والا فرشتہ بھی پہنچ سکتا ہے۔
آپ واضح فرمائیں کہ جب روزی اللہ کے ذمے ہے تو انسان کو کمائی کیوں کرنی پڑتی ہے۔ کیا توکل کرکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ کر روزی ملنے کا انتظار کرنا ٹھیک ہے؟

العارض!
محمد علی صدیقی و محمد تنویر قاسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

۲،۱۔ کوئی شخص کس قدر محنت کرے گا اور کیا کچھ حاصل کرے گا یہ سب تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور اسی کے مطابق وجود میں آتا ہے، محنت کی مقدار اور اس پر مرتب ہونے والا ثمرہ بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے، لہٰذا یہ تقسیم درست نہیں کہ بعض چیزیں محنت سے حاصل ہوتی ہیں اور بعض تقدیر سے، بلکہ محنت کے بعد یا بغیر محنت کے جو چیز بھی حاصل ہو یا محنت کے بعد بھی حاصل نہ ہو، یہ سب کچھ تقدیر میں لکھا ہوا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔
اس کے علاوہ تبلیغ والوں کا یہ کہنا کہ دین محنت سے آتا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ دین محنت سے پھیلتا ہے یا اس میں محنت سے ترقی ہوتی ہے، یہ مطلب نہیں کہ مسلمان

ہونے کے لئے کسی شخص کی طرف سے پہلے طلب اور محنت کا پایا جانا ضروری ہے بسا اوقات بغیر محنت کے بھی اسلام نصیب ہو جاتا ہے جیسا کہ اکثر مسلمان پیدائش کے وقت سے ہی مسلمان ہوتے ہیں اور انہوں نے دین کے لئے کوئی بھی کوشش یا محنت نہیں کی ہوتی، اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ محنت کے بعد دین کا حصول یا اس میں ترقی ضرور ہو بلکہ یہاں بھی تقدیر میں جو لکھا ہوا ہوگا وہی ہوگا، چنانچہ ایسا ہو سکتا ہے کہ دین کی بہت محنت کرنے کے بعد کوئی شخص ایسی اختیاری غلطی کر بیٹھے جس کی وجہ سے وہ دین سے محروم ہو جائے، حاصل یہ ہے کہ دین کی محنت سے دین کا حاصل ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسے اور چیزوں کے اسباب اختیار کرنے سے ان چیزوں کا حصول، اس کے علاوہ جو واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آپ نے ذکر کیا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہوں نے دین کی طلب نہیں کی، انہوں نے دین کی طلب کو اختیار کیا ہے جیسا کہ مسجد حرام میں قصداً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کو سننا (ابن کثیر ۶/۳۰۲) اور بہن سے قرآن کریم کو طلب کرنا اور پڑھنا.

اس کے بعد جاننا چاہئے کہ دنیا دار الاسباب ہے اور عام قاعدہ یہی ہے کہ جس چیز کے جو اسباب پیدا کئے گئے ہیں ان کو اختیار کرنے سے ہی وہ چیز حاصل ہوتی ہے، رزق کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے اور جہاں اسکے خلاف بغیر ظاہری اسباب کے رزق وغیرہ کا ملنا مذکور ہے وہ من جانب اللہ کبھی کبھی کسی مصلحت مثلاً ابتلاء، معجزہ یا کرامت کی وجہ سے ہوتا ہے.

توکل کا مطلب بھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا نہیں بلکہ معتاد اسباب کو اختیار کرنے اور نتیجے کو اللہ کے سپرد کر دینے کا نام توکل ہے. جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اونٹ باندھ کر اللہ پر اس کی حفاظت کے بارے میں توکل کرنے کا حکم فرمایا، پرندوں کو رزق ملنے کی مثال جو دی گئی ہے تو وہاں بھی حدیث میں تغدو اور تروح کے الفاظ ہیں جس سے سعی اور اختیار اسباب ثابت ہے.

امید ہے کہ سوال میں مذکور تمام جزوی واقعات کا جواب اس بحث سے ہو جائے گا.

۱۔ عن عبد الله بن مسعود قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق: "إن أحدكم يجمع خلقه في بطن أمه في أربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الله إليه الملك فينفخ فيه الروح ويؤمر بأربع يكتب رزقه وأجله وعمله و شقي أو سعيد فو الذي لا إله غيره إن أحدكم ليعمل بعمل أهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل أهل النار فيدخلها وإن أحدكم ليعمل بعمل أهل النار حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل أهل الجنة فيدخلها".

(جامع الترمذي، أبواب القدر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ۲/ ۳۵، رقم

٢- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لو أنكم تتوكلون على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير، تغدو خماصا وتروح بطانا".

(مشكوٰة المصابيح، باب التوكل والصبر، ٤٥٢/٢، قديمي)

٣- "عن علي رضي الله عنه قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينكت في الأرض إذ رفع رأسه إلى السماء ثم قال ما منكم من أحد إلا قد علم قال وكيع قد كتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا أفلا نتكل يا رسول الله قال لا اعملوا فكل ميسر لما خلق له". (المصدر السابق) فقط.

والله أعلم بالصواب

كتبه سلمان قيوم

المتخصص في الفقه

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٤ / ١٢ / ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

[illegible] / ١٢ / ٣٠هـ

جامعة فاروقية ... شاه فيصل كالونى نمبر ٤ كراچى (پاكستان)